قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۳	۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۵-جولائی پالم پور سے روانہ ہو کر لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۲۶ جولائی مغرب کے وقت بذریعہ موٹر رونق افروز قادیان ہوئے۔

۲۴-جولائی احراریوں کے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے لوکل انجمن کے زیر اہتمام ایک اور جلسہ ہوا جس میں جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ جناب میر قاسم علی صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب نے اعتراضات کے جواب دیئے۔

۲۸-۲۹-جولائی دھاریوال میں عیسائیوں سے اہم مناظرہ قرار پایا ہے جس میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری شامل ہونگے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی حالات کی نگرانی کے لئے بذات خود تشریف لے جائینگے۔ دور و نزدیک سے شامل ہونے والے احمدیوں کے کھانے وغیرہ کے انتظام کے لیے مجلس معتمدین نے نظارت ضیافت کی مد خورد و نوش سے اخراجات منظور کئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسانی فطرت دائمی نجات چاہتی ہے

(فرمودہ ۲۹-جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

”آریوں کی دُعا بھی ترمیم کے قابل ہے۔ کیونکہ ان کی مکتی سے مراد جاودانی مکتی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک محدود وقت تک انسان جونوں سے نجات پاتا ہے۔ اور چونکہ روحیں محدود ہیں۔ اور نئی رُوح پرمیشور پیدا نہیں کرسکتا۔ مجبوراً ان نجات یافتہ کو نکال دیتا ہے۔ پس جب ان کے پرمیشر نے جاودانی مکتی ہی نہیں دینی۔ تو دُعا بھی ترمیم کر کے یوں مانگنی چاہیئے۔ کہ اے پرمیشر تو جو دائمی مکتی دینے کے قابل نہیں ہے۔ تو ایک خاص وقت تک مجھے نجات دے۔ اور پھر دھکا دے کر اسی دارالمحن دُنیا میں بھیجے۔ اور فطرت بھی بدل ڈال۔ کہ اس میں جاودانی نجات کا تقاضا ہی نہ رہے۔

مجھے تعجب ہے۔ کہ یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ کہ انسانی فطرت کا تقاضا جاودانی نجات کا ہے۔ نہ عارضی کا۔ اور عارضی نجات والا جس کو یقین ہو کہ وہ پھر انہی تلخیوں میں بھیجا جائے گا۔ کب خوشی حاصل کرسکتا ہے۔ ایسے پرمیشر پر انسان کیا بھروسہ اور امید رکھ سکتا ہے۔ بقول شخصے۔

با خویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری
حقا کہ واجب آمد از تو فرار کردن“

(الحکم ۷- اگست سنہ ۱۹۰۳ء)

تبلیغی رپورٹیں۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

اوکاڑہ میں تبلیغ

نیاز محمد صاحب اوکاڑہ سے لکھتے ہیں:۔

۶ لغایت ۸- جولائی یہاں غیر احمدیوں کا جلسہ مخالف حیات مسیح پران کے ایک مولوی صاحب نے جو تقریر کی۔ اس پر ہمیں کسی قسم کی جرح کی اجازت نہ دی گئی۔ لیکن ختم نبوت والی تقریر پر آدھ گھنٹہ سوالات کرنے کا موقعہ دے دیا گیا مولوی دل محمد صاحب مبلغ نے نہایت معقول رنگ میں اجرائے نبوت کو ثابت کیا۔ اس کے علاوہ ایک علیحدہ جلسہ کا انتظام کیا گیا جس میں مولوی دل محمد صاحب نے تمام اعتراضات کے مسکت جواب دیئے:

سکھ اور سردار کھڑک سنگھ صاحب

احمد علی صاحب اوڈیکے نیویں سے لکھتے ہیں۔ ایک سکھ دوست عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اب اسلام کے ساتھ ان کا انس بہت بڑھ گیا ہے۔ قرآن کریم کا کثرت سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اب افسران گوردوارہ نے جہاں وہ گیانی ہیں۔ حکماً انہیں قرآن کے مطالعہ کی ممانعت کر دی ہے۔ چند روز ہوئے سردار کھڑک سنگھ صاحب یہاں آئے سکھوں نے "کھڑک سنگھ غدار وطن گو بیک" کے نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ اور وہ شخص جسے اپنی طاقت پر اس قدر غرور تھا۔ کہ ابھی چند روز ہوئے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے اعلان کر رہا تھا۔ اسے ایسے حالات میں سے گزرنا پڑا

کریام کے انصار اللہ

عبد الغنی صاحب کریام سے لکھتے ہیں۔ کہ یہاں سترہ انصار اللہ ہیں۔ جنہوں نے تبلیغ کے لئے گاؤں اور وقت مخصوص کر رکھے ہیں۔ اور وقت مقررہ پر جا کر باقاعدہ تبلیغ کرتے ہیں۔ حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت اور میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر بھی خاص طور پر تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں:

سندھ میں تبلیغ

مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ سندھ لکھتے ہیں۔ اس ہفتہ میں تین لیکچر دیئے۔ ایک پولیس افسر سے تھانہ میں مباحثہ کرایا صوبہ ڈیرہ میں ایک جلسہ کیا۔ دس معززین کو ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی۔ انصار اللہ بھی تبلیغ کرتے رہتے ہیں:

کان پور میں جلسہ

عبد الغفار خان صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ انجمن احمدیہ کان پور کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۳- جولائی سے ۱۴- جولائی ۱۹۳۴ء تک ہوا۔ حضرات علماء نے نہایت معقول اور مدلل طریقہ سے حق تبلیغ ادا کیا:

بھدرک میں تبلیغ احمدیت

شیخ شمس الدین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں: ۱۶-۱۰ جولائی کو شیخ کفایت اللہ صاحب احمدی کے مکان پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی، مرد، اور مستورات بھی تقریر سننے کو آئیں۔ ضرورت نبوت۔ اور ضرورت بیعت وغیرہ کے متعلق بھی اچھی طرح سمجھایا گیا:

بعد از جلسہ دو تین غیر احمدیوں نے ایک احمدی نوجوان مسمی ہارون رشید صاحب سے بہت سے سوالات کئے جن کے جوابات انہوں نے نہایت وضاحت سے دیئے۔ ۱۲ بجے رات تک یہ سلسلہ جاری رہا:

۱۹۳۴ء کا دوسرا یوم التبلیغ

اور

یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱- اس سال دوسرے یوم التبلیغ کے لئے ۳۰- ستمبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ کو مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیار پوری بموجب پیشگوئی فوت ہوئے تھے۔ یعنی ۳۰- ستمبر ۱۸۹۲ء کو۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں:

۲- اس سال سیرت نبوی کے جلسوں کے لئے ۲۵- نومبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے اس کے لئے بھی احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اس کے لئے حسب ذیل مضمون رکھے گئے ہیں:۔

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ:

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا:

نوٹ:۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے جو مضامین بھیجے جائیں۔ وہ ان ہر دو عنوانوں کے ماتحت ہوں وہی مضامین شائع کئے جائیں گے۔ جو ان کے ضمن میں ہونگے:

(ناظر دعوت وتبلیغ - قادیان)

جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں

اگست میں اساتذہ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں۔ نیز جامعہ احمدیہ کی اعلےٰ جماعتوں کے طلباء کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائیں گی۔ ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر جماعتیں جولائی۔ اگست ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں۔ تو میں ان اساتذہ اور طلباء سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہوں۔ پس احباب مجھے ابھی سے اطلاع دیں۔ کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا میں مشورہ کرنے کے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کے لئے مناسب ہدایات دے دوں۔ اس موقعہ کو احباب غنیمت سمجھیں۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں:

ناظر دعوۃ وتبلیغ - قادیان

نظارت تعلیم و تربیت کو آنریری کارکنوں کی ضرورت

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہ

صیغہ تعلیم وتربیت کے لئے کچھ ایسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو تربیت جماعت کے لئے کچھ وقت دے سکیں۔ مثلاً سکولوں کے مدرسین یا اور ملازم پیشہ احباب جن کو سرکاری طور پر موسمی یا اور اور تعطیلیں مل جاتی ہیں۔ یا مل سکتی ہوں۔ اور وہ ان تعطیلوں میں سے کچھ وقت دین کی خدمت کے لئے وقف کر سکیں۔ براہ کرم ایسے احباب اپنے نام سے مجھے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر وقت اور کس ماہ میں دے سکیں گے۔ نیز اس کے علاوہ اور صاحب بھی جو ملازم پیشہ نہ ہوں اور وقت دے سکیں۔ وہ بھی اپنے نام لکھوا سکتے ہیں:

اخراجات سفر صیغہ ہذا سے دیئے جائیں گے:

احباب کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کار خیر میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے:۔ (ناظر تعلیم وتربیت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

کانگرس کی خانہ جنگی

کانگرس نے جب ملک میں قانون شکن اور خلاف امن تحریکات شروع کیں - اور لوگوں میں ملکی انتظام درہم برہم کرنے کی سپرٹ پیدا کرنی چاہی - تو دور اندیش اور امن پسند حلقوں کی طرف سے بار بار اس پر واضح کیا گیا - کہ یہ طریق عمل نہ صرف ملک کے لئے تباہ کن اور بربادی بخش ہے - بلکہ خود کانگرس کے لئے بھی نقصان رساں ہے - مگر بے جا جوش و خروش کے طوفان میں اس کی کوئی پروا نہ کی گئی - بالآخر کانگرسی تحریکات کے نتیجہ میں اہل ہند کو جس بربادی اور تباہی سے دوچار ہونا پڑا وہ ظاہر ہی ہے - مگر کانگرس کی اپنی جو حالت ہو چکی ہے - وہ بھی نہایت عبرتناک ہے - آج جبکہ کانگرس حکومت کے مقابلہ میں کلیتہً ناکام ہو کر اس کے آگے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو چکی ہے - اس امن شکن اور نظام کو برباد کر دینے والی سپرٹ کی وجہ سے جو خود اس نے لوگوں میں پیدا کی - نہایت ہی شرمناک خانہ جنگی اور باہمی کشمکش میں مبتلا نظر آ رہی ہے - اور نوبت یہاں تک پہونچ چکی ہے - کہ کانگرسی اخبار کانگرس کی اس حالت پر کھلم کھلا ماتم کر رہے ہیں :-

اخبار "پرتاپ" ۱۲ - جولائی کانگرس کی موجودہ حالت کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"جب سے کانگرس نے سول نافرمانی واپس لی ہے - اور اپنے تمام ممبروں کو تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے - اس وقت سے کانگرسیوں کی باہمی رنجش پھر سے نمودار ہو رہی ہے - جو طاقت پہلے گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے میں صرف کی جاتی تھی وہ اب ایک دوسرے کو تباہ کرنے میں لگائی جا رہی ہے - جگہ جگہ پارٹی بازی کا میدان گرم ہے - دھڑے بندی ہو رہی ہے ایک دوسرے کے خلاف نہایت ہی شرمناک اور افسوسناک پراپیگنڈا کا طوفان برپا کیا جا رہا ہے - حسب معمول یہ سلسلہ اس بار بھی کسی ایک صوبہ یا شہر تک محدود نہیں - بنگال والے اپنی جگہ رو رہے ہیں .... یو - پی میں جو کچھ ہو رہا ہے - وہ بھی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے - الہ آباد - اور لکھنؤ میں کانگرس کمیٹیوں کے انتخابات کے موقعہ پر جو بدترین چالیں چلی گئیں - انہوں نے یو - پی کانگرس کو کہیں کا نہیں چھوڑا - فریقین نے اپنے پراپیگنڈہ کو موثر ثابت کرنے کے لئے قابل عزت شخصیتوں پر حملہ کرنے سے بھی دریغ نہ کیا - دیویوں پر وہ حملے کئے گئے جن کے لئے ہر ایک کانگرسی کا سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے - کچھ ایسا ہی حال دہلی میں ہے - پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے - اس کے متعلق کچھ کہنے کی کیا ضرورت - وہ کسی سے چھپا نہیں - کم و بیش یہی حال باقی صوبوں کا ہے"

اس سے ظاہر ہے - کہ کانگرس میں ہر جگہ خانہ جنگی شروع ہے - کانگرسی ایک دوسرے کی عزت برباد کرنے میں مشغول ہیں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے - اور بعض جگہ تو حالت انتہا کو پہونچ چکی ہے - چنانچہ ناگپور کے متعلق "پرتاپ" (۲۳ جولائی) لکھتا ہے :-

"نامعلوم کانگرسیوں کی عقل کو کیا ہو گیا ہے - ویسے تو ہر طرف سے ان کے درمیان لڑائی جھگڑے کی خبریں آ رہی ہیں - مگر ناگپور سے ابھی ابھی جو اطلاع موصول ہوئی ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے - کانگرسیوں کے ایک فریق نے کانگرس کا جلسہ بلایا - .... بس پھر کیا تھا - وہ شرمناک نظارے دیکھنے میں آئے - کہ توبہ ہی بھلی - پہلے دونوں پارٹیوں کے درمیان سخت کلامی ہوئی - پھر ہاتھا پائی - کئی اشخاص مجروح ہوئے - اور جلسہ منتشر کرنا پڑا"

۲۱ - جولائی کو امرتسر میں کانگرس کا جو جلسہ ہوا - اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "ملاپ" (۲۴ - جولائی) لکھتا ہے :-

"وہ افسوسناک واقعات ظہور میں آئے جن کی وجہ سے پنجاب کے ہر قوم پرست کا سر ندامت سے جھک گیا - کانگرس کا جلسہ ہوا - اور امن قائم رکھنے کے لئے وہاں پولیس موجود رہی - تاہم "ایک آدمی کرپان سے زخمی ہوا - اینٹیں برسائی گئیں - دو بدو لڑائی ہوئی - گالیاں دی گئیں - چلو اس کانگرس کا تماشا جسے ہم ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت کہتے ہیں - جسے ہندوستان کی آزادی کی واحد علمبردار کہتے ہیں"

کیا ہی عجیب بات ہے - کہ وہی کانگرس جو پولیس کی ملازمت کو قومی جرم قرار دیتی - اور کوشش کرتی رہی - کہ کوئی ہندوستانی اس محکمہ میں ملازم نہ رہے - وہ اب اس بات کی محتاج ہو گئی ہے - کہ اپنے جلسے اسی پولیس کی حفاظت میں منعقد کرے اور جب خود گاندھی جی اپنی جان کی حفاظت کے لئے پولیس کی خدمات سے مستفیض ہو رہے ہیں - تو کانگرسیوں کو پولیس کی امداد حاصل کرنے میں کیا دریغ ہو سکتا ہے :-

اس قسم کی خانہ جنگی کے علاوہ کانگرس میں اصولی اختلافات بھی روز بروز ترقی کر رہے ہیں - مالویہ جی اور مسٹر اینے وغیرہ کانگرس سے علیحدگی اختیار کرنے کی دھمکیاں دے چکے ہیں اور بھی بہت سے لوگ کانگرس سے علیحدہ ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں - چنانچہ "ملاپ" (۲۴ - جولائی) لکھتا ہے :-

"پنجاب میں ہندو قوم پرستوں کا تمام گروہ کانگرس سے علیحدہ ہو جائے گا - بنگال کے وہ قوم پرست جو کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہیں - کانگرس سے الگ ہو جائیں گے - بمبئی میں مسٹر کیلکر ڈاکٹر مونجے اور کتنے ہی اصحاب کانگرس کی مخالفت کرینگے اور بھی کتنی ہی جگہوں پر اختلافات کی خلیج وسیع ہونے لگیگی"

غرض اس وقت کانگرس کی حالت نہایت ہی عبرتناک ہو رہی ہے - اور صاف طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے - کہ

"اگر ہماری ذہنیت یہی رہی - جو آج کل ہے - تو اس وقت سوراج مل جانے پر بھی کیا امن قائم رکھنے کے لئے برطانوی پولیس کی ضرورت نہیں ہو گی"

یہ وہ بات ہے - جو اس وقت بار بار کانگرسیوں کے گوش گزار کی گئی - جبکہ وہ ملک میں قانون شکنی اور شورش انگیزی میں مصروف تھے - انہیں بتایا گیا - کہ عوام میں شوریدہ سری اور نظام ملکی کو درہم کرنے کا جذبہ پیدا کر کے اگر وہ سوراجیہ حاصل بھی کر لیں - تو اس سے فائدہ اٹھانا ناممکن ہو گا - اور ایسی خانہ جنگی شروع ہو جائے گی - جو ملک کو تباہ کر دے گی - مگر اس وقت یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آتی تھی - اب جبکہ ایک طرف تو انہیں اپنی کوششوں میں ناکامی ہو چکی ہے - اور دوسری طرف شرمناک خانہ جنگی میں مبتلا ہو گئے ہیں - اسے سمجھنے لگے ہیں - لیکن ضروری ہے - کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہے - اور جس قسم کی ذہنیت انہوں نے پیدا کی - اس کا خمیازہ بھگتیں - چنانچہ ہر جگہ بھگت رہے ہیں اور حالات بتا رہے ہیں - کہ اگر کانگرسیوں نے اپنی ذہنیت نہ بدلی ذاتی اغراض کی خاطر قوم کو نقصان پہنچانے سے باز نہ آئے اور ان کی باہمی کشمکش جاری رہی - تو نتیجہ نہایت خطرناک ہو گا - اور ملک ایک اور مصیبت میں مبتلا ہو کر سخت نقصان اٹھائے گا - کاش یہ لوگ ہندوستان کو کامل آزادی اور پورن سوراجیہ دلانے کی بجائے اس نقصان سے ہی بچائیں - جو ان کی باہمی لڑائی فساد سے پہونچ رہا ہے :-

ہندوستانی حاجیوں کی تعداد میں کمی

حکومتِ ہند نے حال میں گزشتہ پانچ سال کے حجاج کی جو ہندوستان کے بندرگاہوں سے روانہ ہوئے۔ تعداد بیان کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حجاج کی تعداد میں روز بروز کمی واقعہ ہوتی جارہی ہے۔ مثلاً ۲۹-۱۹۲۸ء میں جہاں ۱۴۹۸۸۔ حاجی گئے۔ وہاں ۳۳-۱۹۳۲ء میں یہ تعداد صرف ۶۶۹۰۔ رہ گئی۔ گویا نصف سے بھی کم ہو گئی۔

ممکن ہے۔ اس میں اقتصادی مشکلات کا بھی دخل ہو لیکن سعودی حکومت پر بھی اس کی بہت کچھ ذمہ واری عائد ہوتی ہے اس کا فرض ہے۔ کہ ہر اس انسان کے لئے جو مسلمان کہلاتا ہے بیت اللہ کی تقدیس اور اس کے برکات کا قائل ہے۔ اور حج کو اپنے لئے فریضۂ مذہبی سمجھ کر اس کی ادائیگی کی خواہش رکھتا ہے۔ ہر قسم کی آسانی اور سہولت مہیا کرے۔ اور اس طرح جہاں اپنی وسیع حوصلگی۔ اور اعلےٰ انتظام کا ثبوت دے۔ وہاں خود بھی زیادہ سے زیادہ منفعت حاصل کرے۔

گاندھی جی کی پیشگوئی

لاہور سے جاتے ہوئے الہ آباد کے سٹیشن پر گاندھی جی نے ہندوؤں کے بہت بڑے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا:۔

"میں آج آپ لوگوں کے سامنے بالاعلان یہ پیشگوئی کرتا ہوں۔ میرے ان الفاظ کو خوب غور سے سن لو۔ کہ اگر دنیا سے اچھوت کے خوفناک دیو کا کام تمام نہ کیا گیا۔ تو ہندو مذہب بہت جلد صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا"

لیکن اس کے مقابلہ میں راسخ الاعتقاد ہندو یہ پیشگوئی کر رہے ہیں۔ کہ اگر اچھوت اقوام کے متعلق ہندو مذہب کی ہدایات اور روایات کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو ہندو دھرم کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ گاندھی جی کی اس تحریک کی سرگرم مخالفت کر رہے ہیں۔ دراصل ہندو دھرم پہلے ہی بے حد انسانی دست برد کا شکار ہو چکا ہے۔ اب اگر گاندھی جی کی تحریک کامیاب ہو گئی۔ تو مذہبی دنیا میں اس کا باقی رہنا محال ہوگا۔

اخبار "النجم" کا عجیب و غریب چیلنج

اخبار "النجم" (۱۰ جولائی) لکھنؤ نے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے کہ لکھنؤ میں آج سے دو تین سال پہلے قادیانیوں کی وہ شورش نہ تھی۔ جو اب انہماک کے ساتھ برپا کی جارہی ہے" یہ عجیب و غریب چیلنج دیا ہے۔ کہ

"اگر مقامی غلمدیوں یا قادیانی اخباروں کو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا پورا پورا مظاہرہ دیکھنا ہے۔ تو ایک مرتبہ متفقہ قوت کے ساتھ وہ حکومتِ ہند سے اجازت حاصل کر کے مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ جس میں قادیان سے لے کر لاہور۔ اور لاہور سے لے کر یورپ تک کی تمام قادیانی جماعتیں اور ٹولیاں سب شریک ہوں۔ خود پاپائے قادیان مناظر ہوں اور فیصلہ کن مناظرہ ہو جائے۔ یہ روز روز کے جھگڑے بھی مٹ جائیں گے۔ اور ہر کس و ناکس پر فریقین کی صداقت و بطلان کا راز بھی منکشف ہو جائے گا۔ لیکن یہ واضح رہے۔ کہ اگر ایسا ہی مناظرہ کرنا منظور ہو۔ تو خیر۔ ورنہ اس کے علاوہ ہم کسی اور صورت کو کوئی مفید چیز نہیں خیال کرتے ہیں"

قطع نظر اس سے کہ یہ مطالبہ کہاں تک قرینِ عقل و دانش ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس قسم کا مطالبہ کرنے والے کی اپنی کیا حیثیت ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک ایسے اخبار کا ایڈیٹر ہے۔ جس کا نہایت ہی محدود حلقہ ہے۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ حلقہ اسے اپنا مذہبی راہ نما سمجھتا۔ اور اس کے کسی فیصلہ کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار ہو سکے گا۔ ایسے شخص کا یہ کہنا کہ وہ سوائے ایسے مناظرہ کے جس میں قادیان سے لاہور۔ اور لاہور سے لے کر یورپ تک کی تمام قادیانی جماعتیں۔ اور ٹولیاں شریک ہوں۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مناظر ہوں۔ مناظرہ کی کوئی اور صورت مفید ہی نہیں۔ سوائے اس کے کیا معنی رکھتا ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر ایسی محال بات پیش کر رہا ہے جس کا عمل میں آنا ناممکن ہے۔ اور اس کے پردہ میں وہ اپنی ناکامی و نامرادی کو چھپائے رکھنا چاہتا ہے۔ اگر اسے اور اس کے حامیوں میں ہمت ہے۔ اور وہ اپنے عقائد کی صداقت ثابت کر سکتے ہیں۔ تو سامنے آئیں۔ اور ایسی معقول شرائط پر جو فریقین کے لئے مساوی حیثیت رکھتی ہوں۔ جس مسئلہ پر چاہیں۔ مناظرہ کر لیں۔

بظاہر مردہ بچہ زندہ کیا گیا

لنڈن کی ایک تازہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک بچہ کو جس کا نہ دل حرکت کرتا تھا۔ اور نہ اسے سانس آتا تھا۔ ڈاکٹروں نے زندہ کیا۔ اسی قسم کی خبر نیویارک کے متعلق [illegible] ان واقعات کو مدنظر رکھ کر [illegible] مردوں کے زندہ ہونے کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ جن کو زندہ کرنے کا معجزہ بائیبل میں یسوع مسیح کی طرف منسوب کیا گیا ہے [illegible] کی حالت [illegible] میں ڈاکٹروں نے بچوں کو زندہ کیا۔ یہ تو ممکن ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے شفا عطا کر دی ہو۔ لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ روح کے جسم سے الگ ہو جانے کے بعد پھر زندہ کیا گیا ہو۔

ڈاکٹر کچلو کا برت

کانگرس کمیٹی امرت سر کے جلسہ میں جو گڑبڑ مچی۔ اور کانگرسی ایک دوسرے کے گلے کا ہار ہوئے۔ اس سے متاثر ہو کر اور آئندہ کے لئے اس قسم کی صورت حالات کو روکنے کے لئے ڈاکٹر کچلو نے سات دن کا برت شروع کیا ہے۔

جب اس قسم کی فاقہ کشی کے موجد اعظم گاندھی جی اس طرح لوگوں میں کوئی نمایاں تغیر نہیں پیدا کر سکے۔ تو ڈاکٹر کچلو کے برت کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور خاصکر اس صورت میں جبکہ اخبارات میں یہ شائع ہو رہا ہے۔ کہ جلسہ میں گڑبڑ مچانے والی پارٹی ڈاکٹر صاحب ہی کی تھی۔ کیونکہ اس کے ووٹر زیادہ تر پانڈی اور مسٹر صادق حسن کے کارخانہ کے قالین بننے والے تھے۔ جو اپنے آپ کو اقلیت میں دیکھ کر شور مچاتے رہے۔

پس ڈاکٹر کچلو برت رکھ کر اپنے آپ کو گاندھی جی کا مقلد تو ظاہر کر سکتے ہیں۔ مگر کوئی اثر نہیں پیدا کر سکیں گے۔ کاش وہ اصلاحِ حال کا کوئی اسلامی طریق اختیار کرتے۔

اسلام کے سوا کوئی دین قابل قبول نہیں

عملی طور پر عام مسلمان اشاعت اسلام کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ لیکن افسوس کہ ان کے لیڈر اور مولانا کہلانے والے یہ خواہش بھی نہیں رکھتے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ اسلام میں داخل ہوں۔ بلکہ یہاں تک کہہ گزرتے ہیں۔ کہ کسی کا اسلام قبول کرنا یا نہ کرنا مساوی ہے۔ چنانچہ مولوی ظفر علی صاحب نے بالفاظ "زمیندار" (۱۴ جولائی) "کیمل پور میں درسِ توحید اور تلقین وطن پروری" کرتے ہوئے کہا "ہندو اگر سوراج چاہتے ہیں۔ تو ۵ سال تک قرآن کریم کا عمیق نظری سے مطالعہ کریں۔ پھر ان کو معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نے حریت و مساوات اور اخوت کے جو ضوابط پیش کئے ہیں وہ کس قدر قابلِ عمل اور مکمل ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اس تحقیق کی کوشش کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے۔ آپ ہندو ہی رہیئے۔ کیونکہ آل ایں ادیان کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ ساغروں کے اختلاف سے شراب کی کیفیت نہیں بدل سکتی"

[illegible] ہندوؤں کو قرآن کریم کا عمیق نظری سے مطالعہ کرنے کے لئے کہتے ہوئے انہوں نے آپ کو اسلام اور قرآن کریم سے بالکل ناواقف ثابت کر دیا ہے اگر ہندو ہندو رہ کر قرآن کریم کے معارف سے آگاہ ہو سکتے ہیں اور ہندو دھرم و اسلام

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

براہین احمدیہ کی تصنیف

اور

مولوی چراغ علی صاحب حیدرآبادی

اخبار "زمیندار" کا اعتراض

اخبار "زمیندار" نے حال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "براہین احمدیہ" کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ یا اس کا ایک حصہ دراصل مولوی چراغ علی صاحب حیدرآبادی کے افاضات قلم کا نتیجہ ہے۔ جسے اپنے نام سے شائع کر دیا۔ یہ کوئی نیا اعتراض نہیں۔ چند سال ہوئے مولوی چراغ علی صاحب کی ایک انگریزی تالیف کا ترجمہ جب حیدرآباد دکن میں شائع ہوا تھا۔ جسکا نام "اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام" ہے۔ تو اس کے مترجم مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ مدیر رسالہ اردو اورنگ آباد نے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بعض مکتوب منسوب کر کے ان کے اقتباسات دیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ "ان تحریروں سے ایک بات تو یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم نے مرزا صاحب مرحوم کو براہین احمدیہ کی تالیف میں بعض مضامین سے مدد دی ہے"۔ اور یہی بناء ہے "زمیندار" کے اعتراض کی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل

قبل اس کے کہ ہم اندرونی اور بیرونی شواہد سے اس اعتراض کو رد کریں۔ یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ اعتراض بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک بین دلیل اور آپ کو زمرۂ انبیاء میں شامل ثابت کرنے والا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کے مخالفین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اعانہ علیہ قوم اٰخرون یعنے دوسرے لوگ قرآن کریم کی تالیف اور ترتیب میں اسے مدد دیتے ہیں۔ یہ نہ صرف خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ اس کا اپنا بھی نہیں۔ یہ اس کی قابلیت سے بہت بالا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صداقت قرآن کریم کو دنیا پر ثابت کرنے اور مخالفین اسلام کے اس پر اعتراضات کی لغویت ظاہر کرنے کے لئے جو کتاب تائید الٰہی اور نصرت خداوندی سے لکھی۔ وہ چونکہ نہایت اعلےٰ پایہ کی اور نہایت پُر اثر ہے۔ اس لئے اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی نہیں۔ بلکہ دوسروں کی رہین منت ہے تاکہ یہ ظاہر کریں۔ کہ کتاب تو بے شک لاجواب ہے۔ صداقت اسلام کا بہت زبردست ثبوت پیش کرتی ہے۔ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں کامیاب حربہ کا کام دیتی ہے۔ لیکن اسے اس شخص نے خود تصنیف نہیں کیا۔ جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے اسلام کی حفاظت کے لئے مامور کیا ہے۔ بلکہ اس نے کسی اور شخص سے امداد حاصل کر کے اسے شائع کیا۔

"زمیندار" سے ایک مطالبہ

چونکہ آج کل تمام مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کا طریق عمل یہی ہے۔ کہ ان پرانے اور پامال شدہ اعتراضات کو دوہراتے رہیں جن کے بارہا جواب دیئے جا چکے ہیں۔ اس لئے "زمیندار" نے جب براہین احمدیہ کے خلاف بوسیدہ اعتراض پیش کیا۔ تو ہمیں کوئی تعجب نہ ہوا۔ لیکن ایک بات ضرور قابل توجہ ہے۔ اور وہ یہ کہ "زمیندار" جہاں مولوی چراغ علی صاحب آنجہانی کو بہت بڑا ادیب بہت بڑا مصنف اور بہت بڑا عالم سمجھتا ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہمیشہ وہ کہتا رہتا ہے کہ انہیں اردو کی چار سطریں بھی درست لکھنی نہ آتی تھیں۔ اور نہ ان کے ماننے والوں میں سے کوئی صحیح اردو لکھ سکتا ہے۔ جب "زمیندار" کا یہ خیال ہے اور کہ اس پر وہ ہمیشہ سے اصرار کرتا چلا آرہا ہے۔ تو پھر اس کے لئے یہ نہایت آسان بات ہے۔ کہ براہین احمدیہ کے وہ حصے پیش کر دے۔ جو اس کے نزدیک مولوی چراغ علی صاحب کے تصنیف کردہ ہیں۔ کیونکہ وہ بالکل علیحدہ اور نمایاں ہوں گے۔ ان کی اردو بہت اعلےٰ پایہ کی ہوگی ان میں دلائل بہت زبردست دیئے گئے ہوں گے۔ لیکن اگر وہ براہین احمدیہ ایسی ضخیم کتاب کے سینکڑوں صفحات میں سے کسی ایک سطر کو معین کر کے بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ مولوی چراغ علی صاحب کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ تو پھر وہ خود ہی غور کرے اس کا یہ کہنا کتنی وقعت کے قابل ہے۔ کہ براہین احمدیہ مولوی چراغ علی صاحب کے زور قلم اور کاوش فکر کا نتیجہ ہے۔

ایک اور اعتراض

جن خطوط کے حوالہ سے براہین احمدیہ کی تصنیف کا مواد مہیا کرنے اور دلائل لکھ کر دینے کا سہرا مولوی چراغ علی صاحب کے سر باندھا جاتا ہے۔ ان کے متعلق ہمیں یہ مطالبہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ کہ انہیں پیش کیا جائے۔ ان کے اصلی خطوط ہونے کا کوئی ثبوت دیا جائے۔ کیونکہ جس بناء پر اتنا بڑا دعوے کیا جاتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ پہلے اسے درست ثابت کیا جائے اور ہماری طرف سے ایک رنگ میں یہ مطالبہ ہو بھی چکا ہے۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم" نے مولوی عبدالحق صاحب سے جنہوں نے وہ خطوط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کئے تھے۔ اس بارے میں خط و کتابت کی۔ اور اصل خطوط دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اس کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے جو جواب دیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ

"جن صاحب کے پاس وہ خطوط تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا۔ اب ان خطوط کا ملنا محال ہے۔ مولوی چراغ علی مرحوم کے بیٹوں میں کسی کو اس کا ذوق نہیں۔ بہرحال ان خطوط کے ملنے کی کوئی توقع نہیں"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ پیشکردہ خطوط کے اصل ہونے کا ثبوت خود مولوی عبدالحق صاحب بھی مہیا نہیں کر سکے۔ پھر انہوں نے جو کچھ پیش کیا ہے۔ وہ بھی مکمل نہیں۔ بلکہ اقتباسات ہیں۔ اس وجہ سے اصل خطوط کا مطالبہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے بھی وہ دعوے ثابت نہیں ہوتا۔ جو ان کی بناء پر کیا جاتا ہے۔

خطوط کے اقتباسات

مولوی عبدالحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو مکتوبات درج کئے ہیں۔ ان میں سے پہلے خط میں لکھا ہے کہ

"آپ کا افتخار نامہ محبت آمود عز ورود لایا۔ اگرچہ پہلے سے مجھ کو بہ نیت الزام خصم اجتماع براہین قطعیہ اثبات نبوت وحقیت قرآن شریف میں ایک عرصہ سے سرگرمی تھی۔ مگر جناب کا ارشاد موجب گرم جوشی و باعث اشتعال شعلہ حمیت اسلام علی صاحبہ السلام ہوا۔ اور موجب ازدیاد تقویت و توسیع حوصلہ خیال کیا گیا۔ کہ جب آپ سا اولوالعزم صاحب فضیلت دینی و دنیوی نہ دل سے حامی ہو۔ اور تائید دین حق میں دلی گرمی کا اظہار فرمائے۔ بلاشائبہ ریب اس کو تائید غیبی خیال کرنا چاہیئے۔ ماسوائے اس کے اگر اب تک کچھ دلائل یا مضامین آپ نے نتائج طبع عالی سے جمع فرمائے ہوں۔ تو وہ بھی مرحمت ہوں"۔

دوسرے خط کا اقتباس یہ پیش کیا گیا ہے۔

"آپ کے مضمون اثبات نبوت کی اب تک میں نے انتظار کی۔ پر اب تک کوئی عنایت نامہ نہ مضمون پہنچا۔ اس لئے آج کل تکلیف دیتا ہوں۔ کہ براہ عنایت بزرگانہ بہت جلد مضمون

اثبات حقانیت فرقان مجید تیار کر کے میرے پاس بھیج دیں میں نے بھی ایک کتاب جو دس حصے پر مشتمل ہے تصنیف کی ہے۔ اور نام اس کا براہین احمدیہ علی حقانیۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ رکھا ہے۔ اور صلاح ہے۔ کہ آپ کے فوائد جرائد بھی اس میں درج کروں۔ اور اپنے مختصر کلام سے ان کو زیب و زینت بخشوں۔ سو اس امر میں آپ توقف نہ فرمائیں۔" پھر لکھا ہے:۔

"آپ جو اپنی ذاتی تحقیقات سے اعتراض ہنود پر معلوم ... یہ جو وید پر اعتراض ہوتے ہوں۔ ان اعتراضوں کو ضرور ہمراہ دوسرے مضمون اپنے کے بھیجدیں۔"

اسی طرح یہ اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"فرقان مجید کے الہامی اور کلام الٰہی ہونے کے ثبوت میں آپ کا مدد کرنا باعث ممنونی ہے۔ نہ موجب ناگواری میں نے بھی اسی بارے میں ایک چھوٹا سا رسالہ تالیف کرنا شروع کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے یقین کرتا ہوں۔ کہ عنقریب چھپکر شائع ہو جائے گا۔ آپ کی مرضی ہو۔ تو وجوہات صداقت قرآن جو آپ کے دل پر القا ہوں۔ میرے پاس بھیج دیں۔ تا رسالہ میں حسب موقع اندراج پا جائے۔ یا سفیر ہند میں ۔ ۔ ۔ ۔ بہر صورت میں اس دن بہت خوش ہوں گا۔ کہ جب میری نظر آپ کے مضمون پر پڑے گی۔ آپ بمقتضا اس کے کہ الکریم اذا وعد وفا مضمون تحریر فرمائیں"

اس کے بعد ۱۰ مئی ۱۸۷۹ء کے خط کا اقتباس یہ بتایا گیا ہے۔

"براہین احمدیہ ڈیڑھ سو جز ہے۔ جس کی لاگت تخمیناً نو سو چالیس روپیہ ہے۔ اور آپ کی تحریر محققانہ ملحق ہو کر اور بھی زیادہ ضخامت ہو جائے گی"۔

اقتباسات سے استدلال

اگرچہ اقتباس دینے والا حتی الوسع یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ صرف وہی حصے درج کرے۔ جو اس کے مفید مطالب ہوں۔ تاہم مولوی عبدالحق صاحب کے پیشکردہ اقتباسات سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ براہین احمدیہ کی تصنیف میں کوئی قلمی امداد مولوی چراغ علی صاحب نے دی۔ اقتباس اول کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی چراغ علی صاحب نے مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب لکھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی خط لکھا۔ جس میں غالباً قلمی اعانت کا وعدہ کیا۔ لیکن یہ کسی خط سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مولوی صاحب کسی موقع پر اس وعدہ کو پورا کر سکے۔ اور بار بار توجہ دلانے کے باوجود پورا نہ کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دین متین کی خدمت اور دیگر ادیان باطلہ پر اس کی فضیلت ثابت کرنے کی جدوجہد میں اس قدر منہمک تھے کہ آپ کو اس ذریعہ سے کسی قسم کی ذاتی برتری کا خیال بھی نہ تھا۔ اور آپ کی دلی خواہش تھی۔ کہ جو شخص بھی اس کام میں انہیں کسی قسم کی مدد دے سکے۔ اسے کھلے دل سے اس کا موقع دیں۔ اسی لئے بار بار آپ نے مولوی چراغ علی صاحب کو تحریک کی۔ لیکن جیسا کہ دیگر مکتوبات سے واضح ہوتا ہے۔ مولوی صاحب اس کام میں کوئی امداد نہ دے سکے۔ اگر مولوی صاحب کوئی مضمون ... ارسال کرتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور اسے براہین احمدیہ میں درج فرماتے۔ اور جیسا کہ حضور نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ "صلاح یہ ہے۔ کہ آپ کے فوائد جرائد بھی اس میں درج کروں۔ اور اپنے مختصر کلام سے ان کو زیب و زینت دوں۔" مولوی صاحب کے نام سے ہی اسے درج کرتے۔ البتہ اس کے مطالب کو زیادہ واضح کر دیتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ کہ آپ اگر کسی کا مضمون کسی وجہ سے درج کرتے۔ تو اس کی طرف منسوب کر کے درج فرماتے۔ چنانچہ آپ نے اپنی تصانیف میں جہاں کہیں بھی کسی شخص کا مضمون اس خیال سے درج کیا ہے اس میں اصل مضمون نویس کا حوالہ ضرور دیا ہے۔ مثلاً چشمہ معرفت میں آپ نے شردھے پرکاش جی کی تصنیف "سوانح عمری حضرت محمد صاحب" سے کچھ اقتباسات درج کئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی مصنف کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ اس تصنیف کی خریداری کی سفارش فرمائی ہے۔ اسی طرح آپ نے سرمہ چشم آریہ میں ہندو اور آریہ کی بحث کے سلسلہ میں اسلام کے ایک خطرناک دشمن پادری ٹامس ہاول کا مضمون درج کیا ہے۔ لیکن پادری صاحب کے نام کے ساتھ جس سے ثابت ہے کہ یہ بات آپ کے طریق کے سراسر خلاف ہے۔ کہ آپ کسی غیر کے خیالات و افکار کو اپنی طرف منسوب کر کے اپنی کسی تصنیف میں درج فرمائیں

پس اگر مولوی چراغ علی صاحب کوئی مضمون ارسال کرتے تو یقیناً ان کے نام سے اور ان کی طرف سے ہی شائع کیا جاتا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلوب تحریر

اس سلسلہ میں ایک اور امر قابل ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریباً اسی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اور مولوی چراغ علی صاحب کی بھی کئی تصانیف موجود ہیں۔ یہ بھی ثابت شدہ بات ہے۔ کہ ہر مصنف کا اسلوب بیان اور طرز تحریر بالکل جداگانہ ہوتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوب بیان آپ کی تمام تصانیف میں صاف نظر آ رہا ہے۔ آپ روحانی علوم کے علاوہ علم کلام کے بھی مجدد تھے۔ بلکہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ ایک نئے علم کلام کے بانی تھے۔ آپ سے پہلے جسقدر مصنفین گذر چکے ہیں۔ یا آپ کے ہم عصر ہیں۔ ان میں سے کسی کی وہ طرز نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کی۔ یہ موضوع اس وقت زیر بحث نہیں۔ ورنہ ہم موازنہ کر کے بتاتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوب بیان بالکل نرالا اور اچھوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مولوی چراغ علی صاحب کی طرز تحریر بھی عیاں ہے۔ دونوں کی تصانیف کا اگر دیانتداری اور نظر تعمق سے مطالعہ کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی تصنیف میں مولوی چراغ علی صاحب یا کسی اور مصنف کا کوئی حصہ نہیں۔

براہین احمدیہ اور مخالفین کے ریویو

براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں ۱۸۸۴ء تک شائع ہو کر دنیا کے سامنے آ چکی تھیں۔ جن پر متعدد مخالف و موافق لوگوں نے ریویو اور تبصرے لکھے۔ مخالفین نے اس پر سینکڑوں اعتراضات کئے۔ لیکن یہ کسی نے بھی نہ لکھا۔ کہ ان کا کوئی حصہ کسی اور کی تصنیف ہے۔ اگر براہین احمدیہ یا اس کا کوئی جز کسی اور کے زور قلم کا نتیجہ ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ یہ راز اتنے لمبے عرصہ تک سربستہ رہتا۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ ہندوستان کے کونے کونے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا طوفان اٹھا۔ اور آپ کے خلاف معیوب سے معیوب حرکات کا ارتکاب کرنے سے دریغ نہ کیا گیا۔ لیکن کسی بڑے سے بڑے مخالف بلکہ خود مولوی صاحب اور ان کے حاشیہ نشینوں کی طرف سے کبھی اس امر کا اظہار نہ ہونا ثبوت ہے اس امر کا۔ کہ یہ اعتراض بالکل خلاف واقعہ ہے۔

غرض پیشکردہ اقتباسات کی اندرونی نیز متعدد بیرونی شہادات سے یہ امر پوری طرح واضح ہے۔ کہ براہین احمدیہ کے متعلق جو اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ سراسر بے بنیاد اور لغو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ لکھا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے لکھا۔ کسی غیر شخص کا اس میں کوئی حصہ نہیں مولوی چراغ علی صاحب نے آپ کی خدمت میں نہ کچھ لکھ کر ارسال کیا۔ اور نہ اس سے براہین احمدیہ کی تصنیف میں مدد لی گئی۔

"زمیندار" نے اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری کتب کے متعلق بھی یہ احتمال ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ بھی دوسروں کی امداد سے تصنیف کی گئی ہیں۔ لیکن جب اصل دعویٰ ہی باطل ثابت ہو گیا۔ تو اس کی بنا پر جو کچھ کہا گیا۔ وہ بھی باطل ہو گیا:۔

تاریخ اسلام

وصیّت فاروقی اور خلافت ثالثہ کا انتخاب

حضرت عمرؓ کے آخری لمحات

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب اپنی شاندار زندگی کے آخری لمحات میں سے گذر رہے تھے۔ اور دیکھ رہے تھے کہ سرائے [illegible] جب کہ ابدی زندگی حاصل کرنے والے ہیں تو صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ جس طرح حضرت ابوبکر رضی[illegible] نے آپ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ اسی طرح آپ بھی کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں صدیق اعظم کی سنت پر عمل کر کے کسی شخص کو خلیفہ مقرر کرنا چاہوں۔ تو کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کسی کو نامزد نہ کروں۔ تو یہ بھی میرے لئے جائز ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میں کس کو خلیفہ مقرر کروں۔ ابوعبیدہ بن جراح امین الامت آج زندہ ہوتے۔ یا حضرت سالم مولےٰ ابی حذیفہ موجود ہوتے۔ تو وہ خلیفہ ہونے کا استحقاق رکھتے تھے۔ اب میرے بعد تم سب کا جس پر اتفاق ہو۔ اسے خلیفہ مقرر مقرر کر لینا۔ کسی نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے لئے کہا۔ تو آپ نے فرمایا۔ بار خلافت کی ذمہ واری میرے لئے ہی کیا کم ہے کہ اب میں اپنے خاندان میں دوسروں پر یہ بار ڈال جاؤں۔ علاوہ ازیں عبد اللہ خلافت کا بار عظیم اٹھانے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ اسے مجلس شورےٰ میں تو شامل کر لیا جائے۔ مگر خلیفہ منتخب نہ کیا جائے۔

مجلس شورےٰ کا قیام

جب احباب نے خلافت کے بارے میں زیادہ اصرار کیا۔ تو آپ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف۔ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زبیر بن العوام۔ حضرت طلحہ۔ حضرت علیؓ۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو طلب فرمایا۔ معلوم ہوا۔ حضرت طلحہ مدینہ منورہ میں تشریف نہیں رکھتے۔ باقی پانچ اصحاب سے آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میری وفات کے بعد تین روز تک طلحہ کا انتظار کرنا۔ اگر وہ آجائیں۔ تو بہتر۔ ورنہ آپ لوگ ہی مشورہ کر کے اپنے میں سے کسی شخص کو خلیفہ مقرر کر لیں۔ اور حضرت صہیب ان ایام میں نماز پڑھاتے رہیں۔ اس نصیحت کے بعد آپ نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ کو بلا کر فرمایا۔ اگر لوگ انتخاب خلافت کے مسئلہ میں اختلاف کریں۔ تو تم اس طرف شامل ہونا جس طرف کثرت ہو۔ اور اگر فریقین برابر تعداد میں ہوں۔ تو تم اس فریق میں شامل ہونا۔ جس میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ہوں۔ پھر ابو طلحہ انصاری اور مقداد بن الاسود کو بلا کر حکم دیا۔ کہ جب لوگ خلیفہ منتخب کرنے کے لئے بغرض مشورہ ایک جگہ جمع ہوں۔ تو تم دونوں دروازے پر کھڑے رہنا اور اس وقت تک کسی کو ان کے پاس جانے نہ دینا جب تک کہ وہ مشورہ سے فارغ نہ ہو جائیں۔

خلیفہ کے متعلق وصیّت

اس کے بعد آپ نے مذکورہ بالا اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہو۔ میں اسے وصیت کرتا ہوں۔ کہ وہ انصار کے حقوق کا بہت لحاظ رکھے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مشکلات کے وقت مدد کی۔ مہاجرین کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا ان کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے۔ اور [illegible] سے [illegible] جو شخص خلیفہ منتخب ہو۔ اسے مہاجرین کا بھی خصوصیت سے خیال رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح ذمیوں کا بھی پورا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ ان کے دشمنوں کو دور کیا جائے۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دی جائے۔

اصحاب الرائے کا اجتماع

وصیت فاروقی کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر حضرت صہیب کو عارضی طور پر مدینہ کا امام مقرر کیا گیا۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت سعدؓ۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر مسور بن مخزومہ۔ اور بقول دیگر حضرت عائشہؓ کے مکان میں مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ ایک روائت میں یہ بھی ہے۔ کہ یہ کمیٹی دفتر بیت المال میں ہوئی۔ حضرت مقداد اور ابو طلحہ پاسبانی کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت مغیرہ بن شعبہ دروازہ پر بیٹھنے لگے۔ تو حضرت سعد نے انہیں یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھا دیا۔ کہ لوگوں کو اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو گی۔ کہ آپ لوگ بھی شورےٰ میں شریک تھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی رائے

دوران مشورہ میں ابھی کوئی فیصلہ نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا۔ آپ لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو اپنے آپ کو خلافت سے دستبردار قرار دے۔ میرے خیال میں جو شخص اپنے آپ کو خلافت سے دستبردار قرار دے۔ اس کو یہ اختیار دینا چاہیئے۔ کہ وہ جسے آپ لوگوں میں سے افضل و لائق سمجھے۔ خلیفہ مقرر کر دے۔ یہ بات سنکر کسی نے جواب نہ دیا تھا۔ کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا۔ میں اپنے آپ کو خلافت سے دستبردار قرار دیتا۔ اور انتخاب خلیفہ کے کام کو سرانجام دینے پر تیار ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو خاموش رہے۔ مگر باقی سب نے یکزبان ہو کر اس کی تائید کی۔ اور حضرت عبد الرحمٰن کو اختیار دیا۔ کہ وہ جسے چاہیں خلیفہ مقرر کر دیں۔ حضرت علیؓ سے جب دوبارہ دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ تم پہلے یہ اقرار کرو۔ کہ جو فیصلہ کرو گے نفسانیت کو دخل دیئے بغیر محض حق پرستی اور امت کی خیر خواہی کے لئے کرو گے۔ حضرت عبد الرحمٰن نے کہا۔ میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں لیکن آپ لوگ بھی اقرار کریں۔ کہ جس کو میں منتخب کروں گا۔ اس پر رضامند ہو جاؤ گے۔ اور جو میری رائے اور فیصلہ کی مخالفت کرے گا۔ تم سب اس کے مقابلہ میں میری مدد کرو گے۔ یہ سن کر سب نے اقرار کیا۔ کہ آپ کے فیصلہ کے ماننے میں ہمیں [illegible]

مشورہ۔ استخارہ اور دعائیں

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اس کے بعد متواتر علیحدہ علیحدہ طور پر ان چھ اصحاب الرائے سے مشورہ لیتے۔ اور خود بھی غور و خوض کرتے رہے۔ وہ خود روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے علیحدگی میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے حضرت علیؓ کا نام لیا۔ حضرت علیؓ سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کا نام لیا۔ حضرت زبیر سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ حضرت علیؓ یا عثمانؓ دونوں میں سے کوئی ہوں۔ حضرت سعدؓ سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نام لیا۔ پھر دوسروں سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کثرت رائے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی طرف ہے۔

پھر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ وہ اہل شہر۔ عمائدین اسلام۔ بزرگان قوم سرداران قبائل عرب اور سرداران فوج وغیرہ سے بھی ملے۔ اور لوگوں سے اس کا ذکر کیا۔ تنہا ایک ایک اور دو دو سے سوال کیا ظاہر و پوشیدہ رائے لی۔ یہاں تک کہ دیہات کے آنے جانے والوں سے بھی جو مدینہ منورہ میں ملے۔ اور ان قافلے والوں سے جو دور دراز سے آئے ہوئے تھے۔ ان سے انتخاب خلافت کے باب میں سوال کیا۔ اور ان کی رائے دریافت کی۔ مردوں سے مشورہ لینے کے بعد عورتوں بوڑھوں جوانوں اور غلاموں سے دریافت کیا۔ ان کا قول ہے۔ کہ میں نے خوب اطمینان کر لیا۔ اور مجھے دو شخص بھی ایسے نہ ملے۔ جنہوں نے حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کی تقدیم میں اختلاف کیا ہو۔ البتہ بعض روایات میں حضرت عمار اور حضرت مقداد کا نام آتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ پر حضرت علیؓ کو ترجیح دی۔ مشورہ لینے کے علاوہ حضرت عبد الرحمٰن نوافل پڑھتے۔ اور اہتمام سے دعائیں کرتے رہے۔ بلکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین راتیں انہوں نے جاگ کر گذاریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے استخارہ بھی کیا۔ کہ صحیح راستے کی طرف انہیں ہدایت ملے ؛

مسلمانوں کا مسجد نبوی میں اجتماع

تیسرے دن بعد نماز فجر مسجد نبوی میں جملہ مسلمان۔ اکابر قریش۔ شرفا شہر۔ صحابہ کرام۔ انصار و مہاجر جمع ہوئے یہاں تک کہ کثرت اژدحام سے تل دھرنے کی بھی جگہ نہ رہی۔ حضرت عبدالرحمٰن کے فیصلہ سنانے سے قبل لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ کوئی کسی کا نام لیتا کوئی کسی کا۔ اور اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو جائے۔ اس وقت حضرت سعد نے کہا۔ عبدالرحمٰن اس مسئلہ کو ختم کرو۔

حضرت عثمان کا خلافت کیلئے انتخاب

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اٹھے۔ اور انہوں نے کہا اے لوگو سب نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں کسی کو خلیفہ مقرر کروں۔ اور میں نے اپنے نزدیک انتخاب کر لیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا۔ اور فرمایا۔ اللھم اسمع واشھد انی قد جعلت ما فی رقبتی من ذالک فی رقبۃ عثمان۔ اے خدا تو گواہ ہے کہ میری گردن پر جو بار تھا۔ وہ میں نے حضرت عثمان کی گردن پر رکھ دیا ہے۔ اب میں اس سے بری الذمہ ہوں یہ کہہ کر آپ نے حضرت عثمان کی بیعت کر لی۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ حضرت علی نے بھی بیعت کر لی۔ اگلے روز حضرت طلحہ جو مدینہ سے باہر گئے ہوئے تھے وہ بھی آ گئے۔ اور انہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تیسری دفعہ سنبھالا اور ان کے شیرازہ کو پراگندہ ہونے سے محفوظ کر لیا۔

اعلان نظارت تالیف و تصنیف

جن احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق رویا دیکھ کر بیعت کی تھی۔ وہ ازراہ مہربانی اپنے رویا لکھ کر دفتر تالیف و تصنیف قادیان میں بھیج دیں۔ اور جو اصحاب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے ایسے رویا جن احباب کو معلوم ہوں۔ وہ لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ ان کا مکمل ریکارڈ رکھا جا سکے۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے تقویت ایمان کا موجب ہو۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

تحقیق الادیان

آریہ صاحبان سے چند سوالات

(۱) مکتی یا نجات کا آخری درجہ یہ بتایا گیا ہے کہ "اپنے وجود سے بے خبر ہو جانا" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۹۴) بتایا جائے۔ کہ اس میں اور کلوروفارم سونگھ کر بے ہوش [illegible]

(۲) (الف) [illegible] جو ایک غیر نجات یافتہ میں نہیں پائی جا سکتیں (ب) نیز اس شخص کی علامات کیا ہیں جسے دوبارہ جنم لینے کی سزا نہیں بھگتنی پڑیگی۔ بوجہ اس کے کہ وہ اپنے تمام گناہوں کی مکمل سزا بھگت چکا۔

(۳) ویدوں کی پیروی کے نتیجے میں گذشتہ سو سال کے عرصہ میں کوئی ایسا انسان پیدا ہوا۔ جس میں (نمبر ۲) کی مذکورہ علامات پائی جاتی ہوں۔

(۴) آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ یہ زندگی پیدائش سے موت تک پچھلے جنم کے گناہوں کی سزا ہے، بتلایئے کہ اس زندگی میں اس سزا کے ہوتے ہوئے ہم کس طرح کسی کو نجات یافتہ قرار دے سکتے ہیں۔؟

(۵) (الف) پنڈت دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ ویدوں کا نزول ایسی زبان میں ہوا۔ جو کسی ملک کی زبان نہ تھی۔ اس لئے خود ایشور ہی نے رشی منیوں کو معنے بتلائے۔ جو "برہمن" نامی کتب میں لکھے گئے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۱) مگر بعض وجوہات (مثلاً پنڈتوں کی زیادتیوں وغیرہ) کی وجہ سے اب یہ کتابیں غیر مستند قرار دی جا چکی ہیں (بھومکا صفحہ ۱۵۹) بتلایئے کہ ایشور نے پھر ویدوں کے صحیح معنے بتلانے کے لئے اس زمانہ میں کس رشی سے کلام کیا؟ (ب) نیز اس رشی کے اس دعویٰ کے دلائل کیا ہیں؟

(۶) (الف) آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ ایشور نے چار رشیوں (اگنی۔ وائو۔ آدیتہ۔ انگرا) سے کلام کیا۔ بتلایا جائے کہ ان کے بعد بھی ایشور نے اس طرح کسی دوسرے سے کلام کیا؟ اگر نہیں تو اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ ایشور میں اب بھی بولنے سننے۔ دیکھنے اور جاننے کی صفات ویسے ہی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ ابتدا میں پائی جاتی تھیں۔ (ب) نیز ایسے زمانوں میں جبکہ ویدوں کے صحیح معنے خود ہندوستان میں گم ہو چکے تھے اور ایسے ممالک میں جہاں کہ ویدوں کا وجود ہی نہیں پایا جاتا تھا۔ ایشور نے کیوں دنیا کی رہنمائی کے لئے کسی دوسرے سے کلام نہیں کیا؟

(۷) آریہ سماج کا خیال ہے کہ وید شروع دنیا میں نازل ہوئے۔ اس لئے بتایا جائے کہ اس وقت مکتی خانہ سے تازہ ہی دنیا میں آنے والے انسان نیکی پسند تھے یا بدی پسند؟ اگر نیکی پسند تو ویدوں کے نزول کے بعد وہ اور زیادہ نیکی پسند ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج تک ان کو جنم لینے کی سزا دی جا رہی ہے حتیٰ کہ سری کرشن اور رام چندر جی مہاراج سی پاکیزہ ہستیاں بھی انہی جنموں میں انسانوں کے ہاتھوں مصائب برداشت کرتی [illegible] اور اگر یہ کہا [illegible] ویدوں کے نزول کے بعد وہ بدی پسند ہو گئے تھے تو کیا اس کا یہی مطلب نہیں کہ وید ابتدائے آفرینش سے آج تک کبھی بھی اصلاح کا ذریعہ نہیں ہوئے۔؟

(۸) (الف) آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ انسان حیوانات اور جمادات وغیرہ سب پچھلے جنم کے گناہوں کی وجہ سے بنتے ہیں۔ اس لئے بتایا جائے۔ کہ جب ابتدا میں روح اور مادے کو ملا کر ایشور نے مختلف شکلیں اسے دی تھیں تو کن گناہوں کی وجہ سے (ب) نیز اگر ساری دنیا نیک ہو جائے تو پھر کیا انسان وغیرہ پیدا ہونے بند نہیں ہو جائینگے؟ اگر بند ہو جائیں گے تو پھر اس امر کے تسلیم کرنے میں آریہ سماج کو عذر ہی کیا ہو سکتا ہے، کہ ایشور کی ساری قدرت کا دارومدار گناہ پر ہے۔ اس لئے وہ کبھی ایسا نہیں ہونے دیگا۔ کہ سارے لوگ نیک بن جائیں۔

(۹) (الف) آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ ایک عورت اپنے خاوند کے علاوہ گیارہ تک دوسرے مردوں سے "نیوگ" یعنی ہم بستری کر سکتی ہے۔ اور ایک مرد گیارہ غیر عورتوں سے خاص تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش) کیا یہ تعدد ازدواج کا نہایت شرمناک طریق نہیں ہے۔ (ب) نیز اگر کوئی آریہ غیر شادی شدہ ہونے یا اپنی بیوی کے حاملہ ہونے کی حالت میں نہ رہ سکے تو اس کو دوسرے کی عورت سے نیوگ یعنی ہم بستر ہونے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اگر ہے (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش) تو اس میں اور زنا میں کیا فرق ہے۔ (ج) نیز مسئلہ نیوگ کے ضروری ہونے کے ثبوت میں چند ایسے باغیرت مردوں اور عورتوں کی فہرست دی جائے۔ جنہوں نے اس پر عمل کیا ہو؟

کیا آریہ سماجی مندرجہ بالا سوالات کا مدلل اور وید منتروں کے حوالہ کے ساتھ جواب دے کر اپنی مذہبی زندگی کا ثبوت دیں گے۔ اگر نہیں تو اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں انہیں کیا عذر ہو سکتا ہے کہ پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کی طرح آریہ سماج کے خاتمہ کے متعلق بھی اسلام کے مبلغ اعظم اور قرآن کے ملہم من اللہ مفسر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو چکی!

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۸۵۳۸-۱۵-۹	
۲	صدقات	۳۶۴۳-۱۴-۹	
۳	مقبرہ بہشتی	۵۶۹۱-۱۱-۳	
۴	تعلیم و تربیت	۱۲-۸-۰	
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۲۶۸-۲-۰	
۶	مدرسہ احمدیہ	۵۷-۰-۰	
۷	احمدیہ ہوسٹل	۱۹۹-۸-۰	
۸	امور عامہ	۳۲-۴-۰	
۹	نور ہسپتال	۱۲۳-۱۱-۰	
۱۰	ضیافت	۱۴۷۹-۱۲-۶	
۱۱	دعوت و تبلیغ	۲۰۲۱-۱-۹	
۱۲	تخفیف	۸۲۶-۸-۶	
	میزان	۲۴۸۹۵-۱-۶	
۱۳	بک ڈپو	۱۵۰-۰-۰	
۱۴	طبع و اشاعت	۳۴۷۰-۱۵-۶	
۱۵	بورڈران ہائی	۷۱۲-۲-۶	
۱۶	بورڈران احمدیہ	۴۱۷-۱۱-۳	
۱۷	پراویڈنٹ فنڈ	۱۵۹۶-۱-۹	
۱۸	جائداد	۴۲۱-۵-۰	
۱۹	ریویو انگریزی	۱۹۴-۶-۰	
	میزان	۶۹۶۲-۱-۰	
	قرضہ	۱۲۰۰۰-۰-۰	
	میزان کل	۴۳۸۵۷-۱۱-۶	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم
۱	بیت المال	۱۲۵۱-۷-۶
۲	صدقات	۱۶۱۳-۹-۰
۳	مقبرہ بہشتی	۹۴۳-۲-۰
۴	تعلیم و تربیت	۶۱۴-۷-۶
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۵۶۱-۴-۰
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۴۸۰-۱۳-۳
۷	گرلز سکول	۵۳۶-۱۴-۳
۸	احمدیہ ہوسٹل	۴۸۸-۱۴-۶
۹	امور عامہ	۲۶۴-۱۳-۳
۱۰	نور ہسپتال	۳۶۲-۱۰-۶
۱۱	ضیافت	۱۶۱۳-۱۳-۳
۱۲	دعوت و تبلیغ	۴۳۷۱-۱۳-۳
۱۳	تعمیر	۵۰-۰-۰
۱۴	پرائیویٹ سکرٹری	۴۸۲-۳-۶
۱۵	نظارت اعلےٰ	۱۲۷۹-۱۲-۹
۱۶	محاسب	۴۸۱-۱۲-۶
۱۷	تالیف و تصنیف	۷۱۰-۱۰-۹
۱۸	جامعہ احمدیہ	۵۴۰-۸-۳
۱۹	امور خارجہ	۷۰۰-۱۴-۹
	میزان	۲۰۰۴۷-۸-۹
۲۰	بک ڈپو	۶۷۲-۵-۰
۲۱	طبع و اشاعت	۳۴۷۳-۶-۶
۲۲	بورڈران ہائی	۸۱۳-۹-۰
۲۳	بورڈران احمدیہ	۷۷۷-۵-۳
۲۴	پراویڈنٹ فنڈ	۲۳۴۳-۱۲-۰
۲۵	جائیداد	۹۰-۰-۰
۲۶	ریویو انگریزی	۴۵۰-۶-۶
	میزان	۸۶۲۰-۱۲-۳
۲۷	قرضہ	۱۱۷۱۰-۰-۰
	میزان کل	۴۰۳۷۸-۵-۰

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۳۴ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد
۱	بیت المال	۷۲۱۳-۳-۶
۲	صدقات	۱۲۳۱-۶-۶
۳	مقبرہ بہشتی	۶۳۱۹-۰-۳
۴	تعلیم و تربیت	۳-۰-۰
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۱۳۴۸-۱۰-۶
۶	امور عامہ	۱۲-۴-۰
۷	نور ہسپتال	۱۸۸-۵-۹
۸	ضیافت	۱۲۷۵-۷-۶
۹	دعوت و تبلیغ	۳۱۸-۹-۹
۱۰	تخفیف	۳۸-۳-۶
	میزان	۱۷۹۴۸-۳-۳
۱۱	طبع و اشاعت	۱۷۲۳-۸-۶
۱۲	ریویو انگریزی	۸۹-۵-۰
۱۳	بورڈران ہائی	۶۶۹-۱۱-۰
۱۴	بورڈران احمدیہ	۳۵۳-۱۱-۹
۱۵	پراویڈنٹ فنڈ	۶۲۵-۱۴-۶
۱۶	جائداد	۶۶-۰-۰
	میزان	۳۵۲۸-۲-۹
	میزان کل	۲۱۴۷۶-۶-۰

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم
۱	بیت المال	۳۶۱-۶-۰
۲	صدقات	۹۱۱-۸-۰
۳	مقبرہ بہشتی	۷۵۶-۱۱-۶
۴	تعلیم و تربیت	۱۱۷-۱۳-۶
۵	مدرسہ احمدیہ	۸۲-۴-۰
۶	گرلز سکول	۲۰۰-۰-۰
۷	امور عامہ	۲۲۴-۰-۰
۸	نور ہسپتال	۱۷۱-۱۵-۶
۹	ضیافت	۱۱۳۱-۳-۰
۱۰	دعوت و تبلیغ	۸۷۰-۱۵-۰
۱۱	تعمیر	۳۲-۹-۶
۱۲	قضاء	۱۰-۱۰-۳
۱۳	پرائیویٹ سکرٹری	۸۹-۱۵-۶
۱۴	نظارت اعلےٰ	۴۲۷-۵-۹
۱۵	دار الافتاء	۲-۸-۰
۱۶	محاسب	۱۶۳-۶-۹
۱۷	تالیف و تصنیف	۲۵-۰-۰
۱۸	جامعہ احمدیہ	۴۴۲-۱۰-۶
۱۹	امور خارجہ	۷۵۶-۹-۰
	میزان	۶۳۷۸-۷-۹
۲۰	طبع و اشاعت	۱۷۲۲-۱۵-۳
۲۱	ریویو انگریزی	۸۹-۱۰-۶
۲۲	بورڈران ہائی	۶۷۸-۱۱-۳
۲۳	بورڈران احمدیہ	۱۴۶-۱۵-۹
۲۴	پراویڈنٹ فنڈ	۷۲۶-۰-۶
۲۵	جائیداد	۸-۰-۰
	میزان	۳۳۷۱-۵-۳
۲۶	واپسی قرضہ	۱۱۷۱۰-۰-۰
	میزان کل	۲۱۴۶۰-۱۳-۰

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

زمیندار جماعتوں میں بیداری

جماعت احمدیہ کلر کہار۔ ضلع جہلم کے پریذیڈنٹ مستری سلطان بخش صاحب نے بیشتر حصہ چندہ کا باشرح وصول کر کے داخل کرا دیا ہے۔ ابھی کوشش جاری ہے نیز ان کی اہلیہ کی کوشش بھی قابل قدر ہے۔ انہوں نے اس چھوٹے سے گاؤں کے دوسرے گھروں میں جاکر مبلغ ۷/- روپیہ کی رقم چندہ کشمیر کی وصول کر کے داخل کرائی ہے۔ احباب ان ہر دو مخلصین کے لئے دعا فرمائیں

جماعت رینالہ اسٹیٹ۔ میاں عبدالرزاق صاحب بلڈنگ اوورسیر رینالہ سٹیٹ نے جماعت قائم کی تھی۔ اس وقت صرف سٹیٹ کے احمدی تھے لیکن اب چک نمبر ۲ I.R.A میں کچھ احمدی آ گئے ہیں۔ ان میں بالخصوص سردار حاکم علی خان صاحب رسالدار باثر ہیں۔ اور چندہ کے انتظام میں اس قدر باقاعدہ ہیں۔ کہ اگر دوستوں کے چندے دیر سے وصول ہوں۔ تو وہ اپنے پاس سے رقم دے کر چندہ وقت پر ادا کر دیتے ہیں۔ اور بعد میں دوستوں سے وصول کر لیتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ اس طرح سے ایک تو چندہ وقت پر ادا ہو جاتا ہے۔ دوسرے دوست میرے مطالبہ پر جلد روپیہ دے دیتے ہیں۔ رسالدار صاحب اپنی پنشن اور پیداوار مربعہ جات ہی پر چندہ باقاعدہ نہیں دیتے بلکہ اپنے بچوں سے اور اپنی اہلیہ سے باقاعدہ دو دو روپیہ ماہوار چندہ دے کر ہم ماہوار کے حساب سے بجٹ میں درج کرتے ہیں اور ادا کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ صالح نگر ضلع آگرہ۔ یہ دیہاتی جماعت بہت اخلاص سے کام کر رہی ہے۔ اس علاقہ کی دیہاتی آبادی کی غربت ناقابل بیان ہے۔ مگر یہاں کے غریب احمدی بالخصوص منور احمد صاحب سکرٹری تبلیغ اور سردار خان صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ اچھا کام کر رہے ہیں۔

آنریری انسپکٹر بیت المال

زمیندار جماعتوں میں خاص جد و جہد

مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا خط برائے تحصیل چندہ آیا تھا۔ گلانوالی۔ دیال گڑھ۔ ہرسیاں۔ تلونڈی جھنگلاں کے متعلق میں نے دریافت کیا ہے۔ مگر پیرو شاہ بوجہ بخار ہو جانے کے اب تک نہیں پہنچ سکا۔

جماعت گلانوالی کا چندہ جمع ہے۔ چودہری عبداللہ صاحب سکرٹری عنقریب قادیان جاکر خود داخل کرنے والے ہیں۔ چودہری حکم الدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ دیال گڑھ نے بھی اطلاع دی ہے کہ میں خود عنقریب داخل کرا دوں گا۔ موضع ہرسیاں کا چندہ پہلے ہی داخل ہو چکا ہے۔ تلونڈی جھنگلاں میں تپی باگڑیاں کا چندہ بصورت غلہ جمع ہو چکا ہے۔ تپی جھنگلاں میں کچھ غلہ جمع ہو چکا ہے اور کچھ ہونے والا ہے۔ (ناظر بیت المال)

کندرا پاڑا میں تبلیغی جلوس

خدا کے فضل سے یہاں تبلیغی کام کئی رنگ میں ہو رہا ہے تقسیم اشتہارات سے۔ ہفتہ واری تقریروں سے روزانہ چھوٹی چھوٹی مجلسوں میں جاکر۔ انفرادی ملاقاتیں کر کے۔ کتابیں تقسیم کر کے۔ شہر کے لوگ روز بروز سلسلہ احمدیہ سے زیادہ واقف ہو کر ہم سے دوستانہ تعلقات پیدا کر رہے ہیں۔ حال میں احمدی طلبار کا ایک جلوس مرتب کیا گیا۔ ۶ جولائی ۵ بجے عصر کے وقت یہ جلوس احمدیہ دار التبلیغ سے روانہ ہوا۔ ایک بڑا جھنڈا میرے ہاتھ میں اور باقی دو جھنڈے اور ایک کپڑے کا سائن بورڈ جس پر اسلام زندہ باد اور کلمہ طیبہ عربی خط میں لکھا تھا۔ طلباء کے ہاتھ میں تھے جب جلوس اللہ اکبر کے نعرے مارتا ہوا روانہ ہوا۔ تو لوگ بکثرت سڑک پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور ایک بڑا مجمع ہو گیا۔ جب نظمیں پڑھنی شروع کیں۔ تو ہجوم میں اور اضافہ ہو گیا۔ اردو کے علاوہ اوڑیہ زبان میں بھی ایک نظم پڑھی گئی۔

شہر کے چوک میں جب پہنچے۔ تو سینکڑوں آدمی جلوس کے گرد آ جمع ہوئے۔ وہاں زیادہ دیر ٹھہر کر نظمیں پڑھی گئیں۔ بہت سے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کی خوشخبری پہنچائی گئی۔ اس جلوس کے بعد پہلے سے زیادہ لوگ ہمارے پاس آ کر حالات دریافت کرنے لگ گئے ہیں۔

خاکسار

(قریشی محمد حنیف قمر سکرٹری تبلیغ کندرا پاڑا اڑیسہ)

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج مالک دواخانہ رحمانی نے استادی المکرم حضرت نور الدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ محافظ اٹھرا گولیاں مولانا استادی المکرم نور الدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں جب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کریں اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھئے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر للعہ علاوہ محصولڈاک نوٹ:۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہٰذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔ **عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان پنجاب**

گکرے! گکرے! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھکر اس مرض کیلئے علاج **سرمہ نورانی** ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ **سرمہ نورانی** کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک آر کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

دلکشا منجن دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس نسخے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن استقلال کیساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی شیشی

دلکشا ہیر آئل بالوں کے لئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۹ اونس کی شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنارسی روانس عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ہے قیمت فی شیشی عہ تین شیشی للعہ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

اندرون قصبہ میں ایک مکان

نیلام ہوتا ہے

ایک مکان اندرون قصبہ میں میاں لعل الدین صاحب زرگر کا بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء بروز اتوار نیلام ہوگا۔ جس کی مکانیت و حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ شمالاً شارع عام جنوباً سفید زمین خانبہادر شیخ رحمت اللہ صاحب شرقاً مکان میاں نظام الدین صاحب ٹیلر غرباً مکان میاں جھنڈو و عبد اللہ ارائیں یہ مکان دو منزلہ ہے۔

نچلی منزل میں ایک دوکان ۹ × ۱۰ فٹ
ڈیوڑھی ۸ × ۱۰ فٹ
ایک صحن مسقف ۲۰ × ۱۴ فٹ
ایک دالان ۱۲ × ۲۰ فٹ
سیڑھیاں پختہ برائے بالاخانہ

کل رقبہ مکان = ۹۳۵ مربع فٹ

منزل دوم بالاخانہ

ایک کمرہ ۹ × ۱۰ فٹ۔ ایک دالان ۲۰ × ۱۲ فٹ و صحن سفید ۱۶ × ۲۰ فٹ یہ مکان ابھی ابھی نیا بنا ہے۔ دروازے سب رنگ کئے ہوئے ہیں۔ یہ مکان پختہ اور خوبصورت بنا ہوا مسجد مبارک اور مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں واقعہ ہے۔ جو دوست یہ مکان خرید کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء کی تاریخ کو ۱۰ بجے دن کے موقعہ پر حاضر ہو کر بولی دیں۔ نیلام کے ختم ہونے پر ¼ حصہ از نیلام فوراً امور عامہ میں داخل کرنا ہوگا۔ اور بقیہ ¾ حصہ زر نیلام ناظر امور عامہ کی طرف سے منظور ہو جانے پر داخل کرنا پڑے گا

(ناظر امور عامہ)

ناطہ کیلئے اعلان

ایک عورت جس کی عمر تقریباً ۲۸-۲۹ سال ہے۔ تعلیم قرآن کریم و اردو اچھی طرح رکھتی ہے۔ باسلیقہ نیک شعار ہے۔ اس کے نکاح کی ضرورت ہے درخواست کنندہ مخلص احمدی اور گزارہ کی اچھی صورت رکھتا ہو۔ قوم کا کشمیری اور ضلع امرتسر لاہور گوجرانوالہ سیالکوٹ گورداسپور کا ہو۔ تو ترجیح دی جائیگی۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔ قادیان معرفت سراج دین خادم مسجد اقصیٰ عبد العزیز احمدی معمار توتیکے

"الفضل" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

تجارتی دُنیا میں انقلاب پیدا کرنیوالا اخبار

جو کہ تجارت پیشہ احباب کے علاوہ ہر طبقہ کیلئے بیحد مفید ہے نمونہ مفت

مینیجر مارکیٹ گزٹ ویکلی کراچی (سندھ)

صابن بنانا سیکھو

ولایتی صابن کی مانند نہایت خوبصورت اور خوشبو دار جس کو بنانا سیکھ کر آپ تھوڑے ہی عرصہ میں مالا مال ہو سکتے ہیں۔ ہم صابن بنانے کی ترکیب کے ہمراہ تجربہ کیلئے مصالحہ وغیرہ بھی مفت روانہ کرتے ہیں۔ فیس صرف عہ جو کہ بذریعہ منی آرڈر آنا لازمی ہے۔ وی پی ہرگز ارسال نہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ **مینیجر گلشن بہار ایجنسی برنالہ ریاست پٹیالہ**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اسمبلی کے اجلاس ۲۴ جولائی میں حکومت کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی۔ کہ بنگال کریمنل لا امینڈمنٹ بل کو مستقل قانون کی شکل دینے پر غور کیا جائے۔ اگرچہ اس تجویز کی مخالفت بہت ہوئی۔ لیکن آخر کار یہ ۱۷ کے مقابلہ میں ۶۰ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہو گئی۔

کپور تھلہ سے ۲۴ جولائی کی خبر مظہر ہے۔ کہ کرفیو آرڈر مزید دو ماہ کے لئے نافذ کر دیا گیا ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کا ایک وفد عنقریب ریاست ہائے پنجاب کے ایجنٹ سے ملیگا۔ اور پھر مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے یورپ جائیگا۔

کپور تھلہ میں ۲۳ جولائی کو برطانوی ہند کی پولیس نے ریاستی پولیس کی امداد سے ایک ہندو سادھنی کو گرفتار کیا۔ جو دو قتل اور تین اغوا کی وارداتوں کی ذمہ وار سمجھی جاتی ہے۔

وی آنا سے ۲۴ جولائی کی اطلاع ہے کہ سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے حکومت کے خلاف خوفناک بغاوت کی سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ایک ہزار سوشلسٹ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ابھی مزید گرفتاریاں جاری ہیں۔ جیلوں میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے کیمپ لگائے گئے ہیں۔ ۱۱۵ بم اور ۲۱۲ پونڈ مادہ آتش گیر بھی برآمد ہوا ہے۔

دار العوام میں ۲۳ جولائی کو دریافت کیا گیا۔ کہ کیا سر آغا خاں نے حکومت کرنے کے لئے ہندوستان کا کوئی علاقہ طلب کیا ہے۔ وزیر ہند نے کہا کہ اسمبلی میں حکومت ہند کی طرف سے جو جواب اس سوال کا دیا گیا ہے میں اس میں کوئی اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔ پھر سوال کیا گیا کہ وایٹ پیپر کے کسی اور حامی نے بھی کوئی ایسا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر ہند نے کہا کہ یہ سوال بالکل ناواجب ہے۔

وارسا سے ۲۳ جولائی کی خبر ہے۔ کہ جنوبی پولینڈ میں سیلاب سے سخت تباہی آئی ہے۔ چالیس لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ تمام ملک کا ۱/۵ حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ اور ابھی پانی اوپر چڑھ رہا ہے۔ شہر وارسا کو بچانے کے لئے سخت جدوجہد کی جا رہی ہے۔ مگر پانی کے ہر لحظہ چڑھنے سے خطرہ بڑھ رہا ہے۔

ٹوکیو سے ۲۳ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنوبی کوریا میں سیلاب کے باعث قریباً ایک لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ لیکن جاپان کا ایک حصہ خشک سالی میں مبتلا ہے۔ وہاں کے کسانوں نے حسد کی وجہ سے اپنے پڑوسیوں کے پانی کے تالاب توڑ ڈالے۔ اور حکام پر حملے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۲۸۵ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

گاندھی جی کو ۲۳ جولائی کانپور میں ایک غیر رجسٹری شدہ نوٹس ملا ہے۔ جس پر ستائیں مارشل کیمپ بنارس کے کیپٹن کے دستخط ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ آپ ۲۵ جولائی لغایت ۵ اگست بنارس میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ آپ کی آمد سے لوگوں کے مذہبی جذبات میں ہیجان پیدا ہوگا۔ اگر آپ اس نوٹس کی خلاف ورزی کریں۔ تو آپ کو چاہیئے کہ چپ چاپ اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیں۔ جس طرح گورنمنٹ کے وارنٹ پر کرتے ہیں۔

بنوں سے ۲۳ جولائی کی خبر ہے کہ ایک سپاہی رات کے دو بجے خزانہ پر پہرہ دیتے ہوئے بندوق سرہانے رکھ کر ذرا لیٹ گیا۔ اتنے میں ایک پٹھان خاردار جنگلہ پھاند کر اندر آیا۔ اور آہستہ سے بندوق کھینچ کر ناچنے لگا سپاہی کو ہوش تو آ گیا۔ مگر اس ناچ کی وجہ سے اس پر ایسی خود فراموشی طاری ہوئی۔ کہ چپکے کھڑا رہا۔ اور چور ناچتے ہی ناچتے جنگلہ پھاند کر بھاگ گیا۔

حکومت ہند نے شملہ سے ۲۴ جولائی کو اعلان کیا ہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر جارج رینکن کا استعفیٰ ۱۰ ؍ نومبر ۱۹۳۴ء سے ملک معظم نے منظور کر کے ان کی جگہ مسٹر ایچ ڈربی شائر کا تقرر منظور کر لیا ہے

حکومت ہند کے لا ممبر نے اسمبلی کے اجلاس میں ۲۴ جولائی کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کلکتہ سے ایک برقیہ موصول ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انڈیمان کے قیدیوں نے گذشتہ ۵ ایوم سے مقاطعہ جوعی کر رکھا ہے

حکومت ہند کے ہوم ممبر سر ہیری ہیگ ۳۱ جولائی کو انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔ اور نومبر ۱۹۳۴ء میں یوپی کے گورنر کی حیثیت سے پھر ہندوستان آئیں گے حکومت پنجاب کے ہوم ممبر مسٹر ہنری کریک حکومت ہند میں آپ کی جگہ لیں گے۔

انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کمال پاشا ماہ ستمبر میں ماسکو جانے والے ہیں۔ جہاں آپ سرکردہ بالشویکوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس سفر کے ارادہ کو یورپ میں بہت پولیٹیکل اہمیت دی جا رہی ہے۔

ہاؤس آف کامنز میں ۲۴ جولائی کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ ابھی اس امر کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ بنگلور کا کچھ حصہ میسور کو دیا جائے گا یا نہیں۔

دار العوام میں ۲۳ جولائی کو بمبئی کی ہڑتال کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ مزدور اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ تاہم یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ اس ہڑتال کی ذمہ داری کمیونسٹ لیڈروں پر ہے۔

سر ہیری ہیگ ہوم ممبر حکومت ہند نے ۲۵ جولائی کے اجلاس میں جو ان کی ہوم ممبری کا آخری دن تھا۔ سرخ پوشوں کے متعلق سوالات کے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت سرخ پوش تحریک کو انقلابی تحریک یقین کرتی ہے۔ جس کا مقصد انگریزوں کو بزور ہندوستان سے باہر نکالنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت خان عبد الغفار خان کو نہ رہا کرنا چاہتی ہے۔ اور نہ ان پر مقدمہ چلانا پسند کرتی ہے۔ خاں موصوف نے خلاف قانون اور خطرناک سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ ان کی رہائی کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ وعدہ کریں۔ کہ دوبارہ کسی گڑبڑ کے پیدا ہونے کا موجب نہ ہونگے۔

سر آغا خاں نے جو غیر ممالک میں بسنے والے ہندوستانیوں کے حقوق کی محافظ مجلس کے صدر ہیں پنڈت مالویہ کو تار دیا تھا۔ کہ زنجبار کے ہندوستانیوں کے ساتھ جو غیر منصفانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ایک وفد وائسرائے کے پاس لے جایا جائے۔ چنانچہ شملہ سے ۲۵ جولائی کی اطلاع ہے کہ ایسا وفد لے جانے کا فیصلہ ہو گیا ہے اسمبلی کے تینوں پارٹیوں کے لیڈر اس میں شامل ہونگے۔ وفد سر فضل حسین سے ملاقات کر چکا ہے۔

جودھپور کے جینی سادھوؤں میں کشمکش کو دور کرانے کے لئے وہاں کے ایک سادھو نے برت رکھا ہوا ہے جس پر ۲۵ جولائی کی اطلاع کے مطابق ۱۹ دن گذر چکے ہیں۔ تا حال صلح صفائی نہیں ہوئی۔

کپور تھلہ سے ۲۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ گذشتہ شورش میں جو احراری سزایاب ہوئے تھے۔ وہ معافی نامے داخل کر رہے ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ انہیں معافی مل جائے گی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی